ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.4 (2023)

احادیث طیبہ کی روشنی میں صارفین کے حقوق کا تعیّن

DETERMINATION OF CONSUMER RIGHTS IN THE LIGHT OF BLESSED HADITHS

***Dr. Hafiz Muhammad Arshad Habib**
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, NCBA&E, Sub Campus, Multan

****Dr. Muhammad Anas Raza**
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, NCBA&E, Sub Campus, Multan

ABSTRACT:
The Holy Prophet Muhammad (ﷺ) brought the complete Shariah, encompassing all aspects of our lives. Just as he elucidated beliefs and actions through his own conduct, he also provided guidance on economic and social matters. Thus, like other facets of life, comprehensive guidance on economic matters is obtained from the Sunnah of The Holy Prophet Muhammad (ﷺ). Principles and regulations of transactions, rulings on halal and haram items, the ethics of buying and selling, and the limits and conditions related to commerce are detailed. Solutions to the challenges encountered in commercial transactions can also be sought in the light of these blessed traditions.
Every individual in the world is a consumer and inevitably relies on goods prepared by others at some stage. While the West contemplated consumer rights much later, the Mercy to the Worlds, Holy Prophet Muhammad (ﷺ), delineated the rights of consumers over 1,400 years ago. This paper compiles selected narrations from the Hadith literature, specifically related to contracts and, particularly, the protection of consumer rights.
Keywords: *Hadith, Consumer, Consumer Rights*

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ شریعتِ کاملہ لے کر تشریف لائے، دینِ اسلام ہماری زندگی کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرتا ہے، نبی اکرم ﷺ نے جہاں عقائد و اعمال کی تشریح اپنے عمل سے فرمائی وہاں آپ ﷺ نے معاشی و معاشرتی معاملات کی بھی وضاحت فرمائی، یوں ہمیں زندگی کے دیگر شعبوں کی طرح معاشی زندگی سے متعلق مکمل رہنمائی سنتِ مصطفیٰ ﷺ سے حاصل ہوتی ہے۔ لین دین کے اصول و ضوابط، حلال و حرام اشیاء اور ان کے احکام، حلال و حرام بیوع، خرید و فروخت سے متعلق حدود و قیود کو تفصیلاً بیان کیا گیا ہے۔ تجارتی معاملات میں پیش آنے والی مشکلات کا حل بھی ان احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں تلاش کیا جا سکتا ہے۔

دنیا میں رہنے والا ہر شخص صارف ہے، اسے کسی نہ کسی مرحلے پر دوسروں کی تیار کردہ مصنوعات استعمال کرنا پڑتی ہیں۔ ہر سال 15 مارچ کو صارفین کے حقوق کے تحفظ کا عالمی دن منایا جاتا ہے اس موقع پر دنیا بھر میں صارفین کے حقوق کے تحفظ اور مارکیٹ کے غیر اخلاقی ہتھکنڈوں اور دیگر زیادتیوں کے خلاف مشترکہ جدوجہد کا عہد کیا جاتا ہے۔ پہلی بار یہ دن 1983ء میں منایا گیا تھا۔ یہ دن اس قرارداد کے حوالے سے منایا جاتا ہے جو 1962ء میں 15 مارچ ہی کے دن امریکی کانگریس میں منظوری کے لئے پیش کی گئی تھی، جس میں صارفین کے 4 حقوق کو تسلیم کیا گیا تھا اور عالمی صارف تحریک میں مزید چار حقوق کا اضافہ کیا گیا۔ 16 اپریل 1985ء میں اقوام متحدہ نے گائیڈ لائنز فار کنزیومر پروٹیکشن کے نام سے ایک قرارداد منظور کی جو سب سے بڑے عالمی ادارے کی جانب سے صارفین کے حقوق کا اعتراف تھا۔ اس قرارداد میں صارفین کے 8 حقوق کو تسلیم کیا گیا ہے۔ اس قرارداد پر دستخط کرنے والے ممالک میں پاکستان بھی شامل ہے اور اس بات کا پابند ہے کہ اس قرارداد کی روشنی میں قوانین وضع کرے۔ صارفین کے وہ حقوق جن کو پہلی بار تسلیم کیا گیا ان میں تحفظ کا حق، معلومات کا حق، انتخاب کا حق، شنوائی کا حق، بنیادی ضروریات کا حق، تلافی کا حق، علم کا حق، صحت مند ماحول کا حق شامل ہیں۔

دوسری جنگ عظیم 1939-1945ء کے اختتام پر عالمی طاقتوں نے فیصلہ کیا کہ مستقبل میں ہونے والے عالمی تنازعات کو روکنے، ریاستوں کے مسائل حل کرنے اور پُر امن بین الاقوامی تعلقات قائم کرنے کے لیے ایک فورم ہونا چاہئے جس میں تمام ریاستوں کو نمائندگی حاصل ہو اس مقصد کے حصول کے لئے ایک بین الاقوامی ادارہ قائم کیا جائے چنانچہ 24 اکتوبر 1945ء کو اقوام متحدہ United Nations کا قیام عمل میں آیا۔[1] اقوام متحدہ کے قیام کا بنیادی مقصد دنیا میں امن کا قیام، بین الاقوامی

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.4 (2023)

مسائل کا حل، اقوام عالم کو انصاف کی فراہمی اور ریاستوں کے مابین باہمی تعاون اور ہم آہنگی پیدا کرنا ہے۔[2]

مغرب نے صارفین کے حقوق سے متعلق بہت بعد میں سوچا مگر رحمتِ عالم ﷺ نے صدیوں قبل ہی صارفین کے حقوق کا تعین فرما دیا ہے۔ مقالہ ھٰذا میں مجموعہ احادیث سے منتخب روایات جن کا تعلق بیوع اور بالخصوص صارفین کے حقوق کے تحفظ سے ہے، ان کا ذکر کیا گیا ہے۔

خرید و فروخت کو لکھ لینا سنت ہے تاکہ صارف و بائع کسی بھی طرح کے ضرر سے محفوظ رہیں، امام ترمذی روایت کرتے ہیں:

"اخبرنا عبد المجيد بن وهب، قال: قال لي العداء بن خالد بن هوذة :الا اقرئك كتابا كتبه لي رسول الله ﷺ، قال: قلت: بلى فاخرج لي كتابا " هذا ما اشترى العداء بن خالد بن هوذة، من محمد رسول الله ﷺ اشترى منه عبدا، او امة، لا داء، ولا غائلة، ولا خبثة بيع المسلم المسلم ". "[3]

عبد المجید بن وہب بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے عداء بن خالد بن ہوذہ نے کہا: کیا میں تمہیں ایک تحریر نہ پڑھاؤں جو رسول اکرم ﷺ نے میرے لیے لکھی تھی؟ میں نے کہا: کیوں نہیں، ضرور پڑھایئے، پھر انہوں نے ایک تحریر نکالی، جس میں لکھا تھا" یہ بیع نامہ ہے ایک ایسی چیز کا جو عداء بن خالد بن ہوذہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے خریدی ہے"، انہوں نے آپ سے غلام یا لونڈی کی خریداری اس شرط کے ساتھ کی کہ اس میں نہ کوئی بیماری ہو، نہ وہ بھگوڑا ہو اور نہ حرام مال کا ہو، یہ ایک مسلمان کی مسلمان سے بیع ہے۔

اس حدیث پاک میں خرید و فروخت کے اصول بتائے گئے ہیں۔ اور اس بات کی وضاحت کی گئی ہے کہ مبیع بے عیب ہونا چاہئے۔ اس میں نہ کوئی بیماری ہو نہ وہ بھگوڑا ہو اور نہ ہی وہ مال حرام کا ہو۔ مبیع مطلق ہے چاہے غلام، لونڈی یا کوئی چیز ہو۔ اس حدیث میں دستاویز بنالیا کرو۔ کیونکہ ایسا کرنا سنت نبوی ﷺ ہے۔

صارفین کا یہ حق ہے کہ اسے بے عیب چیز دی جائے اور اگر چیز میں عیب ہو تو اسے چھپانا نہیں چاہیے بلکہ اس عیب کا ذکر کیا جائے ورنہ بائع کے حق میں یہ جائز نہیں ہے اور یہ صارف کے ساتھ ناانصافی ہے ہاں اگر خریدار اس کے عیب پر مطلع ہے اور وہ باوجود عیب خریدنا چاہے تو تاجر پر گناہ نہیں، جیسا کہ اس روایت میں بیان کیا گیا ہے:

"قال عمرو :"كان هاهنا رجل اسمه: نواس، وكانت عنده إبل هيم، فذهب ابن عمررضي الله عنه، فاشترى تلك الإبل من شريك له، فجاء إليه شريكه، فقال: بعنا تلك الإبل، فقال: ممن بعتها؟ قال: من شيخ، كذا، وكذا، فقال: ويحك ذاك، والله ابن عمر، فجاءه، فقال: إن شريكي باعك إبلا هيما ولم يعرفك، قال: فاستقها، قال: فلما ذهب يستاقها، فقال: دعها رضينا بقضاء رسول الله ﷺ: لا عدوى"[4]

عمرو بن دینار نے کہا یہاں مکہ میں نواس نام کا ایک شخص تھا۔ اس کے پاس ایک بیمار اونٹ تھا۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما گئے اور اس کے شریک سے وہی اونٹ خرید لائے، وہ شخص آیا تو اس کے ساتھی نے کہا کہ ہم نے تو وہ اونٹ فروخت کر دیا۔ اس نے پوچھا کہ کسے فروخت کیا؟ شریک نے کہا کہ ایک شیخ کے ہاتھوں جو اس طرح کے تھے۔ اس نے کہا افسوس! وہ تو عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تھے۔ چنانچہ وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرے ساتھی نے آپ کو مرض والا اونٹ کر دیا ہے اور آپ سے اس نے اس کے مرض کی وضاحت بھی نہیں کی۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ پھر اسے واپس لے جاؤ۔ بیان کیا کہ جب وہ اس کو لے جانے لگا تو عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اچھا رہنے دو ہم رسول اللہ ﷺ کے فیصلہ پر راضی ہیں (آپ نے فرمایا) لاعدوی. یعنی امراض چھوت والے نہیں ہوتے۔

اس حدیث پاک میں اس بات کی تاکید کی گئی ہے کہ جب بھی کوئی چیز فروخت کی جائے اگر اس میں کوئی عیب ہو تو صارف (خریدار) کو بتا دینا چاہئے۔ عیب چھپانا نہیں چاہئے۔ عیب چھپانا صارف کے ساتھ بہت بڑا ظلم ہو گا اور اس کے ساتھ دھوکا ہو گا اور یہ عمل مومن کی شان کے خلاف ہے۔ ایسا نہیں ہو سکتا کہ ایک شخص مومن بھی ہو اور دھوکا باز بھی ہو۔ اس حدیث میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اگر صارف کو مبیع کے عیب دار ہونے کا علم ہو تو بھی وہ لینا چاہتا ہے تو اب بائع پر کوئی گناہ نہیں ہو گا۔ اس حدیث میں ایک بات یہ بھی واضح کی گئی ہے کہ امراض چھوت والے نہیں ہوتے۔ یعنی اگر کوئی ایک جانور بیمار ہو گیا ہے تو اس کا مرض دوسرے جانور کو نہیں منتقل ہوتا۔

تاجر پر لازم ہے کہ وہ اپنا پیمانہ درست رکھیں، تاکہ ناپ تول میں کمی نہ ہو، ورنہ یہ صارف کے لئے نقصان کا باعث اور بائع کے حق میں حرام ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

"قال رسول الله ﷺ لاصحاب المكيال والميزان: " إنكم قد وليتم امرين هلكت فيه الامم السالفة قبلكم"[5]

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.4 (2023)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناپ تول والوں سے فرمایا: تمہارے دو ایسے کام ہیں جس کی وجہ سے تم سے پہلے کی امتیں ہلاک ہو گئیں۔

اس حدیث میں ناپ تول میں کمی جیسے قبیح فعل کی مذمت بیان کی گئی ہے اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ سابقہ قومیں ہلاک ہوئیں تو ان کی ہلاکت کی اور بھی وجوہات تھیں لیکن ان وجوہات میں ایک فعل بد یہ بھی تھا کہ وہ لوگ ناپ وتول میں کمی کرتے تھے۔ ایسا کرنے کے دو نقصان ہیں۔ بائع کے حق میں تو حرام ہے ہی اس کے ساتھ ساتھ مشتری (صارف) کیلئے مالی نقصان اور خسارہ ہے اور اس کے حقوق کی پامالی ہے۔

دورانِ خرید وفروخت تاجر اور گاہک یعنی صارف کو بیع ختم کرنے کا اختیار حاصل ہے، چنانچہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

"عن ابن عمر رضي الله عنه، عن النبي ﷺ، قال:" إن المتبايعين بالخيار في بيعهما ما لم يتفرقا، او يكون البيع خيارا"، قال نافع: وكان ابن عمر، إذا اشترى شيئا يعجبه، فارق صاحبه"[6]

کہ آپ ﷺ نے فرمایا، خرید وفروخت کرنے والوں کو جب تک وہ جدا نہ ہوں اختیار ہوتا ہے، یا تو شرط کے مطابق اختیار ہوتا ہے، نافع نے کہا کہ جب عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کوئی ایسی چیز خریدتے جسے وہ پسند کرتے تو خریدنے لینے کے بعد اپنے سودا کرنے والے سے جدا ہو جاتے۔

اس حدیث مبارک میں سودا ہو جانے کے بعد اسے منسوخ کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ فرمایا گیا ہے کہ جب تک بائع اور مشتری جدا نہ ہوں تب تک انہیں اختیار ہے کہ وہ اس بیع کو منسوخ کر دیں چاہے تو یہ منسوخی مشروط ہو یا غیر مشروط۔ یہ صارف کا حق ہے جو اس حدیث میں بیان فرمایا گیا ہے۔

حلال وحرام کی تمیز اسلام میں بہت اہمیت کی حامل ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے ایسے حالات کے بارے میں پہلے ہی ارشاد فرمادیا تھا کہ جب حلال و حرام کی تمیز ختم ہو جائے گی، حرام سے بچنا اور حلال کا ملنا مشکل ہو گا یا مشکل بنا دیا جائے گا، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:"يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ، لَا يُبَالِي الْمَرْءُ مَا أَخَذَ مِنْهُ، أَمِنَ الْحَلَالِ أَمْ مِنَ الْحَرَامِ؟"[7]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ انسان اس کی کوئی پرواہ نہیں ہو گی کہ جو اس نے حاصل کیا ہے وہ حلال ہے یا حرام ہے۔

اس حدیث میں قیامت کی نشانی بتائی گئی ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ قرب قیامت لوگ مال کے حصول کیلئے اتنے حریص ہو جائیں گے کہ لین دین معاملات میں بالکل احتیاط نہیں کرینگے کہ حاصل شدہ مال حرام ہے یا حلال۔

تاجر کو چیز بیچتے ہوئے جھوٹ سے اجتناب کرنا چاہیے اور ہر حال میں صداقت سے کام لینا چاہیے تا کہ صارف اطمینان اور بھروسہ کے ساتھ عقد کر سکے۔ حضرت حکیم بن حزام بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ارشاد فرمایا:

" البيعان بالخيار ما لم يتفرقا، فإن صدقا وبينا بورك لهما في بيعهما، وإن كذبا وكتما محق بركة بيعهما"[8]

تاجر اور خریدار دونوں کو اختیار ہے جب تک جدا نہ ہوں، پھر اگر وہ دونوں سچ بولیں گے اور بیان کر دیں گے (جو کچھ عجیب ہے چیز میں یا قیمت میں) تو ان کی بیع میں برکت ہو گی اور جو جھوٹ بولیں گے اور عیب کو چھپائیں گے تو ان کی بیع کی برکت ختم ہو جائے گی اور ان کی تجارت میں کبھی اضافہ نہیں ہو گا۔

اس حدیث مبارک میں دو چیزیں بیان کی گئی ہیں۔ ایک یہ کہ بائع اور مشتری جب تک الگ نہ ہوں انہیں بیع منسوخ کرنے کا اختیار ہے اور دوسری بات یہ کہ بیع مبارک کب ہوتی ہے اور برکت سے خالی کب اگر بائع اور صارف میں سے کوئی بھی اگر سچ بول کر لین دین کرے تو بیع میں برکت ہو گی اگر جھوٹ بولے تو بے برکتی ہو گی۔ یعنی بائع مبیع کے عیب کو چھپا کر بیچے اور مشتری رقم میں دھوکہ کرے تو وہ بیع بے برکت ہو گی۔ لیکن اگر کوئی عیب ہے تو اسے ظاہر کر کے بیچا تو اس سے بیع میں برکت ہو گی۔ کیونکہ اس طرح کسی کے ساتھ دھوکہ نہیں ہو گا اور اللہ تعالیٰ اس چیز میں برکت کے ساتھ ساتھ اضافہ فرمادے گا۔

حقیقت یہ ہے کہ تجارت ہو، زراعت ہو یا نوکری، ایمان داری اور سچائی وہ شے ہے جس کی بدولت ہر چیز میں اللہ تعالیٰ اضافہ فرمادیتا ہے۔

سودا سلف بیچنے اور زیادہ منافع کے حصول کے لئے قسم کھانے سے منع فرمایا گیا، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.4 (2023)

قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم، يقول:" الحلف منفقة للسلعة ممحقة للبركة".[9]

میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ سامان بیچتے وقت دکاندار کے قسم کھانے سے سامان تو جلدی بک جاتا ہے لیکن وہ قسم برکت کو ختم کر دیتی ہے۔

اس حدیث پاک میں سامان فروخت کرنے کا سلیقہ بتایا گیا ہے اور قسم اٹھا کر چیز فروخت کرنے کا نقصان بتایا گیا ہے کہ جب بھی کوئی چیز فروخت کرو تو قسم اٹھانے کی ضرورت نہیں اگر قسم اٹھا کر سامان بیچا جائے اور وقتی طور پر نفع حاصل کر بھی لیا جائے لیکن اس قسم کی وجہ سے حاصل شدہ منفعت اور بقیہ مال سے برکت ختم ہو جاتی ہے۔

اسی طرح بیچنے والے کو ہدایت کی گئی کہ جب کوئی چیز بیچنے کے لئے تولنے لگو تو تولنے میں خریدار کا خیال رکھو، جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

"قال رسول الله ﷺ:" إذا وزنتم فارجحو"[10]

جب تولو تو جھکا کر تولو۔

اس حدیث پاک میں بائع کیلئے ہدایت بیان کی گئی ہے کہ جب بیچتے ہوئے کوئی چیز تولے تو ترازو جھکا کر تولے۔یعنی چیز کچھ اضافہ کے ساتھ دے۔اس طرح صارف کی دل جوئی ہوگی اور وہ خوش ہو جائے گا اور یہ فعل بائع کے حق میں احسان مندی کے طور پر لکھا جائے گا۔

غائب چیز کی بیع کے بارے میں اسلام نے بہت محتاط رویہ اپنایا ہے۔حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ

"الرجل يسالني البيع وليس عندي افابيعه؟، قال:" لا تبع ما ليس عندك"[11].

ایک آدمی مجھ سے ایک چیز خریدنا چاہتا ہے، اور وہ میرے پاس نہیں ہے، کیا میں اس کو بیچ دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" :جو چیز تمہارے پاس نہیں ہے اس کو نہ بیچو"۔

اس حدیث میں غیب چیز کی بیع کرنے سے منع کیا گیا ہے کہ مبیع اگر غیر موجود ہو تو اس کی فروخت نہ کی جائے کیونکہ ایک چیز سامنے ہی نہیں اور اس کی بیع کی جا رہی ہے۔ہو سکتا ہے کہ جتنی رقم میں سودا طے ہوا ہے چیز اتنے کی نہ ہو۔اس طرح صارف کا نقصان ہے اور اگر جتنے کی بیچی گئی ہے وہ رقم کم ہو تو ان دونوں صورتوں میں کسی ایک کا نقصان ہے۔اس لئے حدیث میں غیب چیز کی بیع سے منع کیا گیا ہے۔

اسی طرح ترمذی کی روایت ہے:

"عن حكيم بن حزام، قال: اتيت رسول الله ﷺ فقلت: ياتيني الرجل، يسالني من البيع ما ليس عندي ابتاع له من السوق، ثم ابيعه، قال: " لا تبع ما ليس عندك ". قال: وفي الباب، عن عبد الله بن عمر"[12].

حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر عرض کیا: میرے پاس کچھ لوگ آتے ہیں اور اس چیز کو بیچنے کے لیے کہتے ہیں جو میرے پاس نہیں ہوتی، تو کیا میں اس چیز کو ان کے لیے بازار سے خرید کر لاؤں پھر فروخت کروں؟ آپ نے فرمایا" :جو چیز تمہارے پاس نہیں ہے اس کی بیع نہ کرو"۔

یعنی کسی سامان کا منافع حاصل کرنا اس وقت تک جائز نہیں جب تک کہ وہ اس کے قبضے میں نہ آ جائے اور وہ اس پر تصرف کر سکے۔

ایسی اشیاء جو ضروریاتِ زندگی سے متعلق ہیں ان کو ذخیرہ کرنا جس سے مارکیٹ مین ان کی کمی واقع ہو جائے اور جب قیمت بڑھے تو پھر بیچی جائیں، حدیثِ مبارکہ میں اس کی سخت ممانعت ہے اور ایسے شخص کو ملعون کہا گیا، سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

قال رسول الله ﷺ:" الجالب مرزوق والمحتكر ملعون"[13].

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا": جلب کرنے والا روزی پاتا ہے اور ذخیرہ اندوزی کرنے والا ملعون ہے۔"

ذخیرہ اندوزی (احتکار) یہ ہے کہ مال خرید کر اس انتظار میں سٹور کر دے کہ جب زیادہ مہنگا ہو گا تو بیچیں گے۔

جلب یہ ہے کہ شہر میں بیچنے کے لئے دوسرے علاقہ سے مال لے کر آئے۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.4 (2023)

ذخیرہ اندوزی کرنے والے پر لعنت آئی ہے، جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ذخیرہ اندوزی حرام ہے، لیکن مراد وہی ذخیرہ اندوزی ہے کہ جس وقت شہر میں غلہ نہ ملتا ہو اور لوگوں کو غلہ کی حاجت ہو، کوئی شخص بہت سا غلہ لے کر بند کر کے رکھ دے اور شہر والوں کے ہاتھ نہ بیچے اس انتظار میں رہے کہ جب اور زیادہ قیمت ہو گی تو بیچیں گے، یہ اس وجہ سے حرام ہے کہ اپنے مالی فائدہ کے لئے لوگوں کو تکلیف دینا ہے۔

اسی طرح ایک اور روایت میں یوں ارشاد فرمایا گیا:

"عن معمر بن عبد الله بن نضلة ، قال: قال رسول الله ﷺ:" لا يحتكر إلا خاطئ"[14].

معمر بن عبداللہ بن نضلہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" :ذخیرہ اندوزی صرف خطاکار کرتا ہے“۔

درج ذیل روایت میں ذخیرہ اندوزی کرنے والے کو سخت وعید سنائی گئی ہے

"عن عمر بن الخطاب ، قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول:" من احتكر على المسلمين طعامهم ضربه الله بالجذام والإفلاس"[15].

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا" :جو مسلمانوں کے کھانے کی چیزوں کی ذخیرہ اندوزی کرے گا، اللہ تعالیٰ اسے جذام یعنی کوڑھیا افلاس میں مبتلا فرما دے گا“۔

اسی طرح ایک اور روایت میں ہے:

"عن ابي البختري، قال: سالت ابن عمر رضي الله عنه، عن السلم في النخل؟ فقال: نهي عن بيع النخل حتى يصلح، وعن بيع الورق نساء بناجز، وسالت ابن عباس، عن السلم في النخل؟ فقال:" نهى النبي ﷺ عن بيع النخل حتى يؤكل منه، او ياكل منه وحتى يوزن"[16]

ابوالبختری بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کھجور میں جب کہ وہ درخت پر لگی ہوئی ہو بیع سلم کے متعلق معلوم کیا، تو انہوں نے فرمایا کہ جب تک وہ کسی قابل نہ ہو جائے اس کی فروخت سے نبی اکرم ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ اسی طرح چاندی کو ادھار، نقد کے بدلے فروخت سے منع فرمایا۔ پھر میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کھجور کی درخت پر بیع سلم کے متعلق معلوم کیا تو آپ نے بھی یہی کہا کہ رسول اکرم ﷺ نے اس وقت تک کھجور کی بیع سے منع فرمایا تھا جب تک وہ کھائی نہ جا سکے یا یہ فرمایا کہ جب تک وہ اس قابل نہ ہو جائے کہ اسے کوئی کھا سکے اور جب تک وہ تولنے کے قابل نہ ہو جائے۔

اگر اس طرح کی بیع مجہول کی جائے تو اس صورت میں نقصان کا اندیشہ رہتا ہے کہ چیز تیار ہونے کے بعد مطلوبہ معیار کی رہے گی یا نہیں، دینِ اسلام نے فریقین کو شک و شبہ سے دور رہنے اور ہر قسم کے امکانی نقصان سے بچنے کی ہدایت کی ہے۔

اس حدیث پاک میں بھی بیع سلم سے متعلق وضاحت کی گئی ہے کہ اگر کھجور درخت پر لگی ہے تو جب تک کھانے کے قابل نہ ہو جائے۔ تب تک اس میں بیع سلم کرنے سے منع کیا ہے۔ اگر کھانے کے قابل ہو گئی ہے تو بیع سلم جائز ہے۔

خریدی گئی اشیاء پر قبضہ کرنے سے پہلے انہیں فروخت کے لئے پیش کرنا شرعاً ناجائز ہے اور حدیث میں اس کی ممانعت کی گئی ہے، جیسا کہ درج ذیل روایت ہے، سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں:

"قال: " من ابتاع طعاما فلا يبعه حتى يستوفيه "، قال ابن عباس: واحسب كل شيء مثله"[17]

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا" :جو شخص اناج خریدے پھر اس کو نہ فروخت کرے جب تک اس پر قبضہ نہ کر لے"۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما ہر چیز کو اسی پر خیال فرماتے تھے۔

ایسی اشیاء کو فروخت کرنا جن پر ابھی قبضہ اور قدرت حاصل نہ ہو اس حدیث کی رُو سے ناجائز ہے۔ اس حدیث میں بیع قبل القبض کا رد کیا گیا ہے۔ یعنی مبیع خرید کر اس پر قابض ہو جائے۔ تب آگے اس کی فروخت کرے۔ اگر قبل القبض بیع کرے گا تو یہ ناجائز ہو گا۔

اگر کسی چیز کی مقدار اور وزن معلوم نہ ہو تو ایسی اشیاء کی خرید و فروخت کے بارے میں صارف کا حق ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اسلام نے ممانعت کا حکم فرمایا ہے چنانچہ

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.4 (2023)

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں:

"جابر بن عبد الله ، يقول: "نهى رسول الله ﷺ عن بيع الصبرة من التمر ، لا يعلم مكيلتها بالكيل المسمى من التمر"[18]

رسول اللہ ﷺ نے جس کھجور کے ڈھیر کا وزن معلوم نہ ہو اسے اس کھجور کے بدلے جس کا وزن معلوم ہو بیچنے سے منع فرمایا ہے۔

اس حدیث میں اشیاء کی مقدار اور وزن معلوم نہ ہونے پر خرید و فروخت سے منع کیا گیا ہے جس طرح مذکورہ حدیث میں ہے کہ جس کھجور کے ڈھیر کا وزن نامعلوم ہو، اس کی بیع سے منع کیا گیا ہے۔ اس روایت سے مجہول المقدار اشیاء کی بیوع کی ممانعت کے بارے میں پتا چلتا ہے۔

بیچنے والے اور خریدنے والے کو بیع میں اختیار حاصل ہے کہ وہ معاہدہ بیع ختم کر سکتے ہیں، سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"قال: " البيعان كل واحد منهما بالخيار على صاحبه ما لم يتفرقا، إلا بيع الخيار " [19]

بیچنے والا اور خریدنے والا دونوں کو بیع کو فسخ کرنے کا اختیار ہے جب تک دونوں جدا نہ ہوں، مگر اس بیع میں جس میں اختیار کی شرط کی گئی ہے۔"

اس حدیث پاک میں بائع اور مشتری کو با اختیار کیا گیا ہے کہ وہ چاہیں تو بیع کو فسخ بھی کر سکتے ہیں۔ شرط یہ ہے کہ وہ سودا کرنے کے بعد جدا نہ ہوئے ہوں اگر مجلس برخاست ہوگئی تو اب اختیار نہیں ہے۔ اسی طرح اس بیع میں بھی فسخ کرنے کا اختیار نہیں ہوگا جس سے کسی قسم کی کوئی شرط رکھی گئی ہو۔

اگر کوئی خریدار بیع میں دھوکہ کھا جائے تو اس بارے میں بھی احادیث طیبہ میں رہنمائی فراہم کی گئی ہے۔ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں:

"يقول: ذكر رجل لرسول الله ﷺ، انه يخدع في البيوع، فقال رسول الله ﷺ: " من بايعت فقل: لا خلابة "، فكان إذا بايع، يقول: لا خيابة"[20]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص کا ذکر ہوا کہ اس کو لوگ دھوکا دیتے ہیں بیع میں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس شخص سے فرمایا "جب تو بیع کیا کر تو کہہ دیا کر "لا خلابة" دھوکا نہیں ہے، پھر وہ جب بیع کرتا تو یہی کہتا۔ یعنی مجھ سے فریب نہ کرنا اگر تو دھوکا کرے گا تو وہ مجھ پر یہ سودا لازم نہ ہوگا۔

اس حدیث پاک میں صارف کی سہولت کیلئے اور دھوکہ سے بچنے کیلئے حضور ﷺ کی طرف سے تعلیم اور ہدایت دی گئی ہے کہ جس شخص کو لوگ دھوکہ دیتے ہوں تو اسے چاہئے کہ وہ بیع سے پہلے بائع سے کہے کہ تجھے دھوکا نہیں دینا چاہئے۔ اس طرح بائع بھی خبر دار ہو جائے گا اور صارف بھی دھوکا کھانے سے بچ جائے گا۔

صارف کے ساتھ نرمی کرنا بھی احادیث مبارکہ سے ثابت ہے چنانچہ جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

" رحم الله رجلا سمحا، إذا باع، وإذا اشترى، وإذا اقتضى"[21]

اللہ تعالی ایسے شخص پر رحم فرمائے جو بیچتے وقت اور خریدتے وقت اور تقاضا کرتے وقت سخاوت اور نرمی سے کام لیتا ہے۔

اس حدیث پاک میں نبی پاک ﷺ کی دعا کا بیان ہے۔ جو شخص خریداری کرتے ہوئے اور تقاضا کرتے ہوئے سخاوت اور نرمی اختیار کرتا ہے تو وہ اللہ تعالی کی رحمت کا مستحق بن جاتا ہے۔ کیونکہ ایسے شخص کیلئے نبی پاک ﷺ نے خود دعا فرمائی ہے۔

ایک مسلمان دوسرے مسلمان پر ظلم نہ کرے، ظلم صرف جسمانی تشدد کا نام نہیں، بلکہ کسی کا حق غصب کرنا، اس کا مالی نقصان کرنا یا اسے کسی چیز سے محروم کر دینا بھی ظلم ہے اور اس کی بھی ممانعت حدیث رسول اکرم ﷺ میں ہے:

"ان عبد الله بن عمر رضي الله عنهما اخبره، ان رسول الله ﷺ، قال:" المسلم اخو المسلم لا يظلمه ولا يسلمه، ومن كان في حاجة اخيه كان الله في حاجته،"[22]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے، پس نہ اس پر ظلم کرے اور نہ ظلم ہونے دے۔ جو شخص اپنے بھائی کی ضرورت پوری کرے، اللہ تعالی اس کی ضرورت پوری کرے گا۔

حضور اکرم ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"لكم رءوس اموالكم لا تظلمون، ولا تظلمون"[23]

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.4 (2023)

سن لو! جاہلیت کے تمام سود معاف کر دیئے گئے، تم صرف اپنا اصل مال لے لو، نہ تم ظلم کرو، نہ تم پر ظلم ہو،

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ

"ان رسول اللہ ﷺ قضی ان ":لا ضرر و لا ضرار"[24]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا نہ نقصان اٹھانا ہے، اور نہ نقصان دینا ہے۔

اس حدیث پاک میں ایک دوسرے پر ظلم کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ بلکہ یہ بھی حکم دیا گیا ہے کہ نہ ظلم کرے اور نہ ہی ظلم ہونے دے۔ ظلم صرف یہی نہیں کہ جسمانی تکلیف دی جائے۔ بلکہ کسی کا مال غصب کرنا اور کسی چیز سے محروم کرنا جو اس کا مستحق تھا وغیرہ۔ غرضیکہ ہر قسم کے ظلم سے منع فرمایا گیا ہے۔ کیونکہ مسلمان مسلمان آپس میں بھائی بھائی اور ایک بھائی دوسرے بھائی پر نہ ہی ظلم کرتا ہے نہ ہی ہونے دیتا ہے۔ اس کے بارے میں رسول کریم ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع میں بڑی تاکید فرمائی اور سختی سے منع فرمایا کہ تم صرف اپنے مال کے مستحق ہو۔ بس وہی لے لو نہ تم کسی پر ظلم کرو اور نہ ہی کوئی تم پر ظلم کرے۔ اسی طرح ظلم کی مذمت میں فرمایا کہ "لا ضرر ولا ضرار" کسی کو نقصان پہنچانا جائز نہیں نہ ہی کوئی اس کی ابتدا کرے اور نہ ہی انتقام کے طور پر۔

خلاصۃ البحث:

مقالہ ھٰذا میں بیان کی گئی احادیث میں صارفین کے حقوق کے مکمل تحفظ کا بیان ہے، نبی کریم ﷺ نے خرید و فروخت اور حلال و حرام کے احکام واضح طور پر بیان فرد یئے ہیں، ان میں کس قسم کا شبہ اور کمی نہیں ہے۔ احادیثِ رسولِ اکرم ﷺ میں بیان کردہ اصول و ضوابط صارفین کے تحفظ کی ضمانت ہیں، ان احادیث و آثار میں صارفین کو آزادانہ خریداری کا حق دیا گیا ہے، دھوکہ دہی سے بچنے اور سامان بیچنے والوں کو پابند کیا گیا ہے کہ وہ ناقص اور عیب دار چیز نہ بیچے، اگر چیز میں عیب ہو تو گاہک کو بتانا ضروری ہے، ناپ تول درست رکھنے کا حکم ہے بلکہ بائع کو خریدار کے حق میں پلڑا جھکانے کی ترغیب دی گئی ہے، بیع توڑنے کا اختیار اور اس کی مدت بیان کی گئی ہے، لین دین میں جھوٹ سے بچنے اور سچ بولنے کا حکم دیا گیا ہے، ذخیرہ اندوزی کرنے والے کو ملعون کہا گیا ہے کیونکہ اس سے براہِ راست صارفین متاثر ہوتے ہیں، بیع پر بیع کی ممانعت کی گئی ہے، ادھار پر فروخت اور خریدنے کا حق دیا گیا ہے، مجہول بیع کی ممانعت کی گئی ہے، قبضے سے قبل بیع کی ممانعت کی گئی ہے، نامعلوم مقدار و خصوصیات کی حامل اشیاء کی خریداری کی ممانعت، بیع نجش یعنی دھوکے کی بیع کی ممانعت کی گئی ہے، گاہک کے ساتھ نرم رویہ اختیار کرنے کی ترغیب دی گئی ہے، عیب دار چیز واپس کرنے کا حق دیا گیا ہے، خریدار کو نقصان کی صورت میں فائدہ پہنچانے کی ترغیب دی گئی ہے، حرام اشیاء کی بیع کی ممانعت کی گئی ہے، مذکورہ بالا حقوق صارفین کو مکمل اخلاقی، معاشی اور معاشرتی تحفظ فراہم کرتے ہیں۔ دینِ اسلام کے بیان کردہ اصول و ضوابط صارفین کے حقوق سے متعلق وضعی قوانین کے مقابلے میں جامع ہیں۔

---

[1] United Nation overview, the United Nation: An Introduction for Students. https://www.un.org/en/front-page-en/page/404 [30-5-2022, 10:05pm]

[2] https://ask.un.org/faq/176175 [30-5-2022, 10:07pm]

[3] الترمذی، محمد بن عیسی، السنن، کتاب البیوع، باب ما جاء في کتابۃ الشروط، الناشر: دار الغرب الإسلامي – بیروت سنۃ النشر: 1998ء، رقم الحدیث: 1216

[4] البخاری، کتاب البیوع، باب شراء الإبل الھیم، أو الأجرب الھائم: المخالف للقصد في کل شيء، رقم الحدیث: 2099

البیھقي، أحمد بن الحسین السنن الکبری، باب صحۃ البیع الذي وقع فیہ التدلیس مع ثبوت الخیار فیہ، الناشر: دار الکتب العلمیۃ، بیروت – لبنات، الطبعۃ: الثالثۃ، 1424ھ، رقم الحدیث: 10737

JAHAN E TAHQEEQ جہانِ تحقیق
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.4 (2023)

[5] الترمذی، کتاب البیوع، باب ماجاء في المکیال والمیزان، رقم الحدیث:1217

[6] البخاری، کتاب البیوع، باب: کم یجوز الخیار، رقم الحدیث:2107

[7] البخاری، کتاب البیوع، باب من لم یبال من حیث کسب المال، رقم الحدیث:2059

[8] احمد، أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل، مسند أحمد بن حنبل، باب مسند حکیم بن حزام، الناشر: عالم الکتب بیروت، 1419ھ، رقم الحدیث:15325

[9] البخاری، محمد بن إسماعیل، الجامع المسند الصحیح المختصر من أمور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسننہ وأیامہ، کتاب البیوع، باب: یمحق اللہ الربا ویربي الصدقات، الناشر: دار طوق النجاۃ الطبعۃ: الأولی، 1422ھ، رقم الحدیث:2087

[10] ابن ماجۃ، أبو عبد اللہ محمد بن یزید، سنن ابن ماجۃ، کِتَابُ التِّجَارَاتِ، باب الرجحان في الوزن، الناشر: مکتبۃ أبي المعاطي، رقم الحدیث:2222

[11] ابن ماجۃ، کِتَابُ التِّجَارَاتِ، باب النھي عن بیع مالیس عندک، وعن ربح مالم یضمن، رقم الحدیث:2187

[12] الترمذي، کتاب البیوع، باب ماجاء في کراھیۃ بیع مالیس عندک، رقم الحدیث:1232

[13] الدارمی، أبو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن، مسند الدارمي المعروف بہ سنن الدارمي، باب: في النھي عن الاحتکار، دار المغني للنشر والتوزیع، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ، 1412ھ، رقم الحدیث:2586

[14] الصنعانی، أبو بکر عبد الرزاق بن ھمام، المصنف، کتاب البیوع، بَابُ: الْحُکْرَۃُ، الناشر: المکتب الإسلامي–بیروت 1403ھ، رقم الحدیث:14889
أبي شیبۃ، أبو بکر بن أبي شیبۃ عبد اللہ بن محمد بن إبراھیم، الکتاب المصنف في الأحادیث والآثار، في احتکار الطعام، مکتبۃ الرشد الریاض 1409ھ، رقم: 20389

[15] ابن ماجۃ، کِتَابُ التِّجَارَاتِ، باب الحکرۃ والجلب، رقم الحدیث:2155

[16] البخاری، کتاب البیوع، باب السلم في النخل، رقم الحدیث:2247

[17] المسلم، کتاب البیوع، باب بطلان بیع المبیع قبل القبض، رقم الحدیث:1525

[18] الشافعی، أبو عبد اللہ محمد بن إدریس، المسند، کتاب البیوع، الناشر: دار الکتب العلمیۃ، بیروت–لبنان، ص146

[19] المسلم، کتاب البیوع، باب البیعان بالخیار، رقم الحدیث:3848

[20] المسلم، کتاب البیوع، باب من یخدع في البیع، رقم الحدیث:1533

[21] البخاری، کتاب البیوع، باب السھولۃ والسماحۃ في الشراء والبیع، ومن طلب حقا فلیطلبہ في عفاف، رقم الحدیث:2076

[22] البخاری، کِتَاب المَظَالِمِ وَالغَصْبِ، باب لَا یَظْلِمُ الْمُسْلِمُ الْمُسْلِمَ وَلَا یُسْلِمُہُ، رقم الحدیث:2442

[23] النسائي، کتاب التفسیر، باب: قَوْلُہُ تَعَالَی: {یَوْمَ الْحَجِّ الْأَکْبَرِ}، رقم الحدیث:3055

[24] ابن ماجہ، کِتَابُ الْأَحْکَامِ، باب من بنی في حقہ مایضر بجارہ، رقم الحدیث:2340